سوال

(36) کیا رفع الیدین عند الرکوع و عند السجود الراس از سنن مؤکدہ سے ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چہ میفر مایند عالمان دین و مقتیان شرع متین درین مسئلہ کہ رفع الیدین عند الرکوع و عند رفع الرأس منہ و عند القیام الرکعۃ الثالیۃ از سنن ء مؤکدہ است کہ تارکش معاتب و معاقب خواہد شد یا از سنن زوائد کہ فاعل آں مثاب باشد و تارکش ملام و معاتب نخواہد شد وان ترک مدۃ عمرہ کما حققہ الشھید رحمہ اللہ فی رسالتہ تنویر العینین ۔
ترجمہ : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مقتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ وقت رکوع کرنے اور رکوع سے اٹھنے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے کے رفع یدین کرنا ستنوں مؤکدہ سے ہے کہ جن کا تارک لائق عتاب اور عذاب کے ہو جاتا ہے یا سنتوں زائد سے ہے کہ جن کا کر نیوالا ثواب کے لائق ہوتا ہے اور تارک ان کا لائق ملامت اور عتاب کے نہیں ہوتا اگرچہ عمر ھر نہ کرے جیسا کہ شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ تنیور العینین میں بیان کیا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ ابن قیم درزاد المعاد نوشتہ من الاختلاف المباح الذی لایعنف فیہ من فعلہ ولا من ترکہ وھذا کرفع الیدین فی الصلٰوۃ و ترکہ و کا الخلاف فی انواع التشھدات و انواع الاذان و الاقامۃ و انواع النسک من الافراد و القران و التمتع شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے رسالہ سنت الجمعہ میں لکھتے ہیں فان السلف فعلوا ھذا و ھذا و کان کلا الفعلین مشھور ینھم کا نوا یصلون علی الجنازۃ بقرأۃ کما کا نوا یصلون تارۃ با لجھر بالبسملۃ و تارۃ بغیر جھر و تارۃ باستفتاح و تارۃ بغیر استفتاح و تارۃ برفع الیدین فی المواطن الثلاثۃ و تارۃ یقرؤن خلف الامام بالسر و تارۃ لایقرؤن و تارۃ یکبرون علی الجنازۃ سبعا و تارۃ حمسا و تارۃ اربعا کان فیھم من یفعل ھذا و فیھم من یفعل ھذا کل ھذا ثابت عن الصحابۃ کما ثبت عنھم ان فیھم من کان یرجع فی الاذان و فیھم من لم یرجع فیہ و فیھم من یوتر الاقامۃ و فیھم من کان یشفعھا و کلاھما ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۔
ترجمہ : حافظ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ قنوت کا مسئلہ مختلف فیہ ہے ۔ اور یہ اختلاف اختلاف مباح سے ہے اوس کے کرنے والے اور نہ کرنے والے پر کوئی ملامت نہیں ہے جیسے نماز میں رفع یدین کرنا اور نہ کرنا اور مانند اختلاف تشھد اور اذان اور اقامت کے اور مانند اختلاف حج کے جو افراد اور قران اور تمتع ہے ۔ سلف صالحین نے دونوں طرح کیا ہے ۔ اور دونوں فعل ان میں مشہور اور معروف تھے ۔ بعض سلف صالحین نماز جنازہ میں قرأت پڑھتے تھے اور بعض نہیں پڑھتے تھے جیسے کہ بسم اللہ کو نماز میں کبھی اونچے پڑھتے اور کبھی آہستہ دعاء افتتاح پڑھتے کبھی نہ پڑھتے اور کبھی رفع یدین رکوع کو جاتے اور اٹھتے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تینوں وقت کرتے کبھی نہ کرتے کبھی دونوں طرف سلام پھیرتے کبھی ایک طرف کبھی امام کے پیچھے قرأت پڑھتے کبھی نہ پڑھتے اور نماز جنازہ میں کبھی سات تکبیریں کہتے کبھی پانچ کبھی چار سلف صالحین میں ہر طرح کے کرنے والے موجود تھے یہ سب اقسام اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے ثات ہیں چنانچہ بعض صحابہ کرام اذان میں ترجیح کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے بعض اقامت اکہری کہتے بعض دوہری اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد3ص151۔152

محدث فتویٰ